هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا * من بدل اورا غلامم او بود خواجہ مرا

لِلّٰہِ الحمد

کتاب بشارت * رسالہ خلعت * خزینہ ندرت * وصایا خوبتر * خوبترِ عزیز
۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ

باسمِ تاریخ

عزیز الآخرة

۱۳۲۶ھ

مصنفہ عزیز جہان و بیدارکنِ قلبِ غافلان حسب فرمانِ فرزندانِ حضرت

مؤلفِ ذیشان محمد عبدالرحمن برادرِ ایشان

در قاسم پریس واقع حیدرآباد دکن بعجلت تمام طبع آراستہ شد

فہرست کتاب لاجواب موسوم باسم تاریخی عزیز الآخرہ ۱۳۲۶ھ

ھ

اے مرشدِ طریقت خوش رنگ رنگ رنگ دے
دُہل جائیں نقشِ کثرت دہ رنگ رنگ رنگ دے

واعظ کو ہی بہانہ حوروں سے دل لگانا
مانگی ہی کوں جنت خوش رنگ رنگ رنگ دے

دل میں سرور آئے آنکھوں میں نور آ لئے
آیا ہوں در پہ تیرے کچھ رنگ رنگ رنگ دے

یا تو شراب دیدے ورنہ جواب دیدے
مرشد میں صدقہ جاؤں کچھ پہ رنگ رنگ رنگ دے

رباعی نعتیہ

اے مظہرِ حق آیۂ نوری بخدا
در مظہرِ خویش بے قصوری بخدا

این جملہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور
تو غنچۂ انشائے ظہوری بخدا

ھ

بیکارم و باکارم چون مد بحساب اندر
خاموشم و گویانم چون خط بکتاب اندر

اے زاہد ظاہر بین از قرب چہ می پرسی
او در من و من در وے چون بو بگلاب اندر

من صورتِ مجنونم واللہ درین منزل
گہ خندم و گہ گریان چون طفل بخواب اندر

دریا رود از چشمم لب تر نشود ہرگز
این شعبدہ حیرانم تشنہ است بآب اندر

در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجد
این طرفہ تماشا بین دریا بحباب اندر

تمت تمام شد کار من نظام شد

هٰذا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

هر که بیند نامه ام از ابتدا تا انتها ❊ من بدل او را غلامم او بود خواجه مرا

الحمد لله والمنة که نسخهٔ +

موسوم به اسم تاریخی

عز زاد الآخرة

۱۳۰۰

از تصنیف شریف - و تالیف لطیف - جناب حقائق آگاه معارف دستگاه - عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری

دکلیفه یاب مہتمم دارالطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل جہاز ریلوے سلطانی به حسن سعی فراوان و تصحیح بیکران فرزندان حضرت مصنف

محمد عبد الرحمن منشی دارالانشاء دفتر کروڑگیری سرکار عالی - و احمد عبد الله کار آموز محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ عدالت کوتوالی امور عامہ

قاسم پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد (عمم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلالِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایہا الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام و دعا کہ بہترین تحفۂ ما ہے معلوم کریں کہ تمہارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم۔

خوش حال۔ فارغ البال نہایت سربرآوردہ قبیلہ پرور۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذارنی - اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مدبرانہ زندگی بسر کی - باوصف کثرت تعلقات دنیا کے للّٰہی اور خیراتی
کاموں میں بے دریغ روپیہ خرچ کیا - جو مثل روز روشن نمایاں و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافات میسور میں آپکی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
و معروف ہونا اب تک آپکا موجود ہے - دنیا میں ہزارہا روپیہ خیرات و مبرات
میں صرف کر کے زاد آخرت اپنے ہمراہ لیگئے - ملک التجار تھے - آپکی
تجارت میں بڑا فروغ رہا - سیلم - کوڈیال - ارکاٹ - ترچناپلی - کڑپا -
کرنول وغیرہ میں جابجا آپکی کوٹھیاں تھیں - صدہا نوکر - حیدرنگر - علی آباد -
ہبی نگر - کیم پیٹھہ وغیرہ متعدد مقطعہ جات - و باغات - و مکان عالیشان
گھر میں گھوڑے - باقی سب کچھ قادر قدیر نے دیا تھا - کمتر مقدمات
عدالت سرکاری میں جاتے ہونگے - اکثر نزاعات باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرمادیا کرتے - آپ مصلح - وہمدرد قوم تھے - راجہ میسور نے ہرچند آپکو قبولِ ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی کسرِ شان خیال فرمایا - اور ہرگز قبول نکیا - راجہ صاحب نے باستماعِ خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا - جو کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا - اولاً آپ سے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا - مثلِ پیر عبدالرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار دربار مین کافی قدر ومنزلت تھی - اِسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اُسکے باپ نے تمھارے پڑدادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً قبضی کردیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت مین امیر البحر کوڑیال مُلکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی آپکو سلطان شہید سے خصوصی تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعہ سریرنگ پٹن - بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا - اور بعد
تسلط کے ہرچند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزا سلطانی ایک ہزار روپیہ پنشن الیٰ
نسلاً بعد نسل آپکے نام جاری کرکے شریک دربار انگریزی کرین - مگر آپنے
قطعی انکار کیا - آپ نہایت متقی تھے - اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے
اس مختصر مین گنجایش نہین - اسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے -
ع
درگدائی ذکر شاہی خوب نیست * اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقَاکُمْ ؎
ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصل خزان * بے محل ہی چھیڑنا دان عہد گل کی داستان
گو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایام سلف * دل سے چھوڑیگی مٹا کر گردش دور زمان
ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی * بھول جا رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان
بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت * اُٹھہ رہا ہی گل سے شمع بزم کے اب تک دھوان
بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔ ؎

دو چیز آدمی را کشد زور زور یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج ترقی پاتا گیا بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر نمایش گاہِ لندن مین اپنا دستکاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت اطلس پر حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلۂ صنعت مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکٹ بواسطۂ صاحب رزیڈنٹ و بذریعہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امورعامہ نشان ۱۲۱۹ مورخہ ۲۳ امرداد ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی۔ اور سرٹفکیٹ
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب
خلاف مصلحت جانکر مانع ہوے۔ ۵

ملک آتے نہین جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت ؎
کہ خود ہم قصر دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ؎

سرکار عالی نے بذریعۂ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۲۹۹ف
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ۳۰ کی ترقی منظور فرمائی
چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان رواے
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ سنہ ہجری
مین سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ
عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھون نے
یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سر تسلیم
خم و دستِ ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
تعظیم و تکریم و بیحد اخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و
شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر
سے فخر تھا۔ بعذر رہبر کاہی پیرِ جوان سید السادات ولی عہد
سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بے سر وسامانی
معافی چاہی گئی۔ حتی کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف
ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
نہین کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
و سجادہ درگاہ سلطان الاولیائ سے فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہوا
آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم با مروت خلیق خوشحال
ہین۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو
مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرت معلومات سے
نہایت خوش ہوکر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین
پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہوتی ہون - حیدر آباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی شریف
مین جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیرو مرشد ادنکر نجائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر ہوتا ہے آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی - و مولانا سید پیر یحییٰ الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ ہر دو اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق ہین - جب آپسے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا افتخار
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفی صاحب قدس سرہ کے یادگار

دو فرزند ارجمند ہین۔ آپ خلق مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشیم ہین
علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اردو مین بھی دستگاہ کافی
رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
خدام دعوتین کین۔ قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پر تکلف
فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی
بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرف زر کثیر
فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کنگن اون کی بیش قیمت صدف کے
کام سے مرصع۔ عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطان اسلام بول کی والدہ
ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی۔ بطور تحفہ فقیر کو باصرار
بسیار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیر دستگیر درماندگان کے اولاد
عظیمہ کو تبرکاً بہ تمنائے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلاے معلی تک

ہمراہ کر دیا۔ مدیر جمروق۔ یہہ ترکی لفظ ہے۔ بمعنی کمشنر کروڑگیری۔

و قسطنطینہ مین ڈاکتر ادرجو جو افسر ترک۔ نامۂ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم

سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اِسمین شک نہین کہ ترکون کو

سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان

از پیر تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہرچند کہ

بہت مُلکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کہین

کی نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست باخدا اکرم فرما۔ مدار المہام صاحب حال

حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع

انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے

فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

کی قابلیت انمین موجود ہے۔ اور محکمۂ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانۂ شاہی پر وظیفہ کا
بار نڈالا جاے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکرکے اپنے ہمرنگ کو جانیکے لیے
اسقدر ناقابل برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ
الامان ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ٭ احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روزافزون نے قطع تعلق حق خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت سے ہے
اکثر ضروریات کو نظرانداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیل
مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حُسن خدمت بہ تقاضا و سعی فشار
دیگران باری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا افکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیۂ زندگی بسر کرتا ہون طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ

بے منت مخلوق خالق دیتا ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ورئیس کو

تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما

خوش کردی ؂ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ

ختم ہو لیا۔ ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ؂ پیمانہ بھر گیا ہے

چھلکنے کی دیر ہے ؂ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

کٹھن ہے جانی عدم کی منزل کہ جسمیں رکھنا قدم قدم ہے ؂

نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ؂

اسے لکھو۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔

یہہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اُسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالےٰ
طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور وہان کی یکجائی کا ذریعہ مصور
ورنہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی
ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین پس تم خوب غور سے
سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیۂ کریمہ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً
وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادر مطلق
سے انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا مین باعزت
و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین
(۲) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے
محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی
تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہوجانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام
بندگی اور تابعداری کا ہے اور خداے پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
نیکی کی نیکی ملیگی عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو
جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کروگے
ویسا ہی بدلا پاوگے۔ ۵ گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو * مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاءُنِ الْحُسْنٰی
یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا۔
اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہیے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو
بجا لاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا۔
اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کہلائیگا

جسطرح کہ خداوندکریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔ اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالی نے عنایت فرمائی ہین اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت تندرستی وصحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدا تعالی نے سرفراز فرمایا ہے اور بمقتضاے اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مثل چوپایون کے یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہین پیدا کیا۔ ع

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو سمجھیگا اوسکا شکر ادا کریگا

شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی

جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ یعنی تم میرا

شکر کروگے تو میں تمکو اور نعمتیں عطا کرونگا۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ

لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے

ع شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ

ہزار بار بشویم دہان بمشک و گلاب ٭ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است

جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو سمجھیگا اور اوسکا شکر ادا کریگا تو

رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبۂ رضا و تسلیم تک

پہونچیگا۔ اور اوسکا بندۂ خاص با وفا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ کَانَ

لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے۔ جوکوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع ہوگیا اوسکا بیڑا پار ہے۔ پس ہمکو چاہیئے کہ اول ایمان کی درستی کرو جیساکہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ۔ یعنی کوئی شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچون سے زیادہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا تعالی کی محبت بھی ہوگی اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالی کے ملنے کا راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہدو اے نبی اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالے

تمھین محبوب رکھیگا- پس تم اوسکے فضل وکرم سے ہرگز نا امید نہونا
اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بنّا- جو شخص خدا تعالی سے
ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین- جو کوئی خالق سے
نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے- ~~
~~ چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ٭ چون بدو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید ٭ ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید
تو ہم گردن از حکمِ داور مپیچ ٭ کہ گردن نہ پیچد ز حکمِ تو ہیچ
از خدا بترس پادشاہی کن ٭ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن
کلام الہی تعالی شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
سب سے زیادہ انھین چار امور پر تاکید اکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالے
کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو- اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ-

نمازین پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتین شرعی
مخلوق کو مرغوب ہین وہی خالق لاشریک لہٗ کو پسند ہین۔ خلوص کو
اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل نہ رہنا
غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفسِ واپسین بود
خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ بہہ بڑا گُرعبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست۔ ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
مین بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دائمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی و نہ نظرثانی
اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ
پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک
نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت پر
عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم
اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے
ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرمائے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے قصورات پر نادم اور اوسکے فضل وکرم کے خواہان۔ وجوینا ہین

اے خدا از فضل تو حاجت روا ٭ با تو یاد ہیچکس نبود روا

غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

بازآ بازآ ہر انچہ ہستی بازآ ٭ گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ

این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ٭ صدبار اگر توبہ شکستی بازآ

اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ وزمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و نار ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہین کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوی ہمارا مالک و ربنانے والا و قائم رکھنے نہین ہوسکتا۔ خدا تیعالی کے صفات کے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین برآنام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمہاری قوتون

سے قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک وٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی

سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین

دیکھہ سکتا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

جبکہ تم از روی قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو

کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمہارے دلون کی بات

جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۝

جملہ ذراتِ زمین و آسمان ؎ لشکرِ حق اند گاہِ امتحان ؎ از دہان لقمہ نشد سوے گلو ؎

تا نگوید لقمہ را حق کا دخلو ؎ وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا

تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہی

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

اگر تم صوفیہ کے اشتغال کے پابند ہوگے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہوگے یہان تک کہ جو چیز تمھارے نظرون سے غایب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لوگے اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے علم و عمل کیلیئے قید قلم کرتا ہون (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہی (۲) نظر بر قدم اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر ڈالے اور بیٹھنے کی حالت مین اپنے روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی لوگون کی باتین سُننا بھی اسی مین داخل ہی (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہی (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہی ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری روئے زمین بغیر تخم ریزی کے بارش پڑتے ہی سبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف
ایک حکم کُن سے۔ کتم عدم سے۔ حیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز
صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار
گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا ذاکہ تمھارے سامنے کر دینا۔
تمھارے اعضا سے۔ تیر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی ہر گز نہین

اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ✤ عالمے را در دمے ویران کند
باز از احکام جبروتی خویش ✤ جملہ را موجود و یکسان میکند

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ

ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔
اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہین۔ نہ
عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایۂ ثبوت کو پہونچی۔

محض امر خیالی ہے۔ بس دنیا جائے عیش و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
مین راسخ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذۂ
اعمال مردم بروز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ مین خدا۔ و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ و لو بفرض محال۔ تیرے خیال کے موافق۔ قیامت
کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین
رکھتا ہون۔ مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو تونے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملۂ دور روزۂ دنیا کا اعتبار نہین ہے
افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

اسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی پرہیز کیا کرو

کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہوجاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا معراج جسمی آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر

آسمان پر نظر کرنے سے پار ہوجاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی

لطیف تر تھا۔ ع صاحب عرش ہلائے جسے نعلین سمیت ٭ کون کہتا ہے او

پاؤن سے نعلین اوتارو ٭ تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی

ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی ٭ اور یقین جاننا کہ جو خداتعالی نے تمھاری تقدیر مین

لکھدیا ہی وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین

نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ مین تقدیر نے

کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیکئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب نے

کس آسانی سے نوکر کرادیا ع کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ ع سر نشنیدہ ما

بدستِ خود نوشت بکہ خوشنویس است ونخواہد بد نوشت بہ بخلاف رائے فقیر تمنے عجلت طبعی سے اپنے اضافۂ ماہوار و ترقی کیلئے بحد کوشش کین ہے سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے کون پھرتا ہے یہہ مردار لئے پھرتی ہے بہ دل اگر قابو مین ہوتا تو یہہ دکھہ کیون ہوتا بہ میرے پہلو ہی مین ہے دشمن جانی افسوس تم نے اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعۂ جنگ بہادر تعارف کرایا - اور عمائدین و معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچائے ہے اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی بہ رزق تو مقدرست بہ ہیچ طلبی بہ ہیچ از تو خدا طاعت فردا طلبد بہ کام روز از و روزی فردا طلبی کو تمہارے افسر اعلیٰ کی توجہ تمام تمہارے حال پر مبذول رہی تمہارے حقوق کو تسلیم کیا زبانی و تحریری مکرات و مرات وعدے بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ہے گر زمین را آسمان دوزی بہ نہ دھندت زیادہ از روزی بہ تو بھی ہندوستان قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل بہ کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را - ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد پیروی مین کوئی حد و حصر باقی نہ رکھے - شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل دام تھے تدابیر کو بیچھا تو خاک مقصود بخواست خواہندۂ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا - تا وقتیکہ اشارۂ ارادت لم یزلی عزائم

مین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر بحیثیت ظہور پر جلوہ گر سطح ہوگا ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
اوسی محور سے ہی پیش قرار پا ہوا رکا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہیں ہے اگر روزی بدانش
بر فزودے ز نادان تنگ تر روزی نبودے ۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ تعالی ۔ دنیا کو جو اسباب ظاہری
سے تعبیر کرتے ہیں یہان اسقدر تردد جائز ہے کہ ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند بلکہ اسی مین منہمک ہون
لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین ۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین ۔ کسریٰ کو تعمیر ایوان مین کیا کچھہ تدبیر تھی
افلاطون کو تقریر نے فلک کیا نفع دیا نہین سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی ۔ اور دولت
قارون کے ساتھہ کیا کیا اگرچہ دنیا وی امور بظاہر منحصر مین تدبیر پر ۔ دراصل تدبیر تقدیر ۔ و تقدیر
غالب ہے تدبیر پر ۔ کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی ۔ مثنوی ۔ بخیر دان تخم امل کاشتند ۔ تا آخر ازان کشت
چہ برداشتند ۔ رخت امل بند کہ تاجر شوی ۔ آمدی و بار مسافر شوی ۔ اصل تدبیر یہہ ہے کہ رضائے
حق تعالی مین کوشش کرے تا برقع خجالت نہ پہنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو
ملامت کرے اگر جاہ ملے شکر نعمت خدا بجا لائے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور وقوع مین آئے تو

اسکو تدابیر متنوعہ و ہمت ہائے شاقہ پہ اپنے حمل نکرنا چاہیئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنے نگاہ رکھے۔

الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ یعنی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے

پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غوطہ زن نہونا پیش از وقت پیش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا کا غافل نہ ہونا

کہ اسی سے مشکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے

جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا۔ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا۔ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا۔ مثنوی

نکارا و نشاید و ہم بد کرد۔ بدی را بادم نسبت بخود کرد۔ ہمہ تقصیر نست آمرو داش۔ مگر نشنیدۂ اَنَّا ظَلَمنَا۔

افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضرور ہے نصیحت کمنت نشنو و بہانہ مگیر

کو ہر چہ ناصح مشفق بگوید بپذیر۔ مذہب کی تحقیق میں گرنہ پڑنا کہ کسیکی عمر اس راہ میں پوری نہوسکی اور بفرض محال کہ

محقق بھی ہوئے۔ تو اس سے کیا حاصل اسلئے کہ محقق ہونے کے بعد بھی عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس غور و فکر میں آدمی

گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم دنیا کا مرہجاتا ہے۔ پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

ڈانواڈول رکھنا اور عمر عزیز کو برباد کردینا عقلمندی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی متصور ہے

شبانہ روز عمل صالح کیے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ دوسری
جگہ نقیرا ہے یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دیے جاؤ گے بخلاف
اسکے اگر عمل نکرو گے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
روز کہو گے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آویں حکم ہوگا
کہ اے احمق تو وہاں سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی
مہلت کہاں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا میں تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ مینے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے
دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکہنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جسنے
اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تونے کیسکے ساتھ احسان
کیا ہو اور کیسنے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونون کو بھول جانا۔
اے عزیز فضول گو نہ بنا کہ اسمین وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ يَهْوِي اِلٰى جَهَنَّمَ
سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا یعنی جو شخص فضول و غیر ضروری بکتا رہے تو۔ وہ جہنم
کے گڑہے مین ستر سال تک ہنسایا جائیگا۔ تا بحد امکان زبان بند رکھنا
کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَةُ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔
دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید ؛ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہیے۔ دل بیار۔ دست بکار
رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش مگوئی * چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوئی * گوش تو دو
داد ند و زبان تو یکے * یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوئی * ۔ نہین یک لحظہ خالی
تجھسے بیرون و درون میرا * کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا * ہر
ہر حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی امر ایسی نہین ہے جو
ٹل نہ جاے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل نہو جاے کہ ان مع العسر یسرا۔ وارد ہے
استقامت اکسیر اول گزین * از درخت وصل بعد ش خوشہ چین * صبر دار یکا لیف
و مصائب کا کسیکے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالی
فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ یعنی جو
لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پھونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے۔ پس اونپر خدا کی عنایت و

رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین۔

خالق سے گناہ کی مغفرت وبخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی اطاعت و مزاجداری کرنا۔ فی زمانا

یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے۔ اوسکی سختی و برا

کہنے کو برا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھ سے نہ کھونا

کیونکہ غرض ملازمت سے جائز پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور عزت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہین۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کاربراری مین انسان ذلیل ہوتا ہے

اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پھونچے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل
سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے ؎ خواب مرگ
خوابگہ قبرست و بیداریست حشر ؎ چشم اگر بینا بود ہر روز روز محشر ست
نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔ ؎
تو پاک باش برادر مدار از کس باک ؎ زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ
فصل خصومات کی خدمت۔ و پیشہ وکالت سے گریزان ہو کہ احتمال حرام
و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام۔ بعض قریب تر بحرام
بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب تر ہین۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف الغطا ہے
پارۂ قد افلح المومنون مین واضح طور پر موجود ہے۔ مَن أَعَانَ ظَالِمًا
فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے۔ جہان تک ہوسکے آئندہ
حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی ملازمت ڈھونڈو۔ جب تک حلال طیب۔

نوکری چھوٹے خواہ کو تصور وار تصور کرو۔ اور کھانے کے وقت ہر آنکھ سے

چار چار آنسو بہاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاش حلال کی التجا کرو۔

دیندار طلب مال میں دین کو برباد نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا

اور یہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے

کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی

ہے بطور گذر گاہ کے ہے ۵ چشم عالم اکبر ست دنیا چیست گرد گردیدنی

کیسکہ جاوید نیست و این یک نفس کہ در تنت عاریت است بپا عاریتی

عاریتی پائدار نیست و بیچہ امکان ہی - یا مدعا علیہ کی حیثیت سے

عدالت کی کرسی تک سچا نا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان سمجھنا

کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ

یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا مین جھوٹ بولنے والیکا
رزق کم اور عزت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
مین مبتلا ہوتا ہے ⁂ دروغ اے برادر مگو زینہار کہ کاذب بود
خوار و بے اعتبار ⁂ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دکھانا
⁂ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق
بہر استقبال می آید ⁂ نیک آدمی کی زبان سے کسیکو رنج نہین
پہونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبت ابرار رسد مپسند کہ کس را
ز تو آزار رسد از مرگ میندیش و غم رزق مخور کین ہر دو بوقت
خویش ناچار رسد ⁂ خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی سے
قریبی ہے۔ تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت در حقیقت
اطاعت ہے۔ فرائض کا بر وقت ادا کرنا بہی فرض ہے ⁂

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نہ کروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا۔ اور حسبِ مقدور موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ نوبت دوسرون سے استمداد اور سوال کی پہونچے۔ کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔ اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو۔ سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے اسکے بعد دوسرے رشتہ دار۔ مستحق خیرات ہین۔ اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من - و اے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد
تم اپنے ماں اور بہنوں کے تا دمِ زندگی خبرگیراں رہنا - بڑی بہنوں کا ادب
چھوٹی بہنوں پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہیئت مجموعی
رہنے میں میری خوشنودی متصور ہے - اگر وہ تمکو اچھا نہ سمجھیں تو خیر مضایقہ
نہیں مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی
التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے -
دیکھو خبردار بہنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
جانتا ہوں - مکان مسکونہ تمہاری والدہ کے نام کا ہے - اسکی مرمت
شکست و ریخت کرتے رہنا - کہ تمہارے بزرگوں کے نام کی بقا
ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
حق نہیں - ورنہ بے گھر ہو جاوگے - در بدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین مین دخل معقولات نکرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
کا ارتکاب ہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولون کی
چادر کی بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
حضرت پیرو مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے اُنکی ہدایت پر عمل کرنا ۵
ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہون مین ٭ ادر تہی دستی سے شرماتا ہون مین
دستگیر ادستگیری کیجئے ٭ آبرو میری وہان رکھ لیجئے
پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے
رخصت کرنا۔ اور وقت موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا
عمدہ ترین سلوک لوگون کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستون
کی تعظیم و تکریم سا اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھیں۔ اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
احیانا ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا خراب نہین ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابن آدم ترک استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ ۱۱
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آئینہ ٭ بیشک جمال دوست
نماید معاینہ ٭ او در دل منست و دل من بدست اوست ٭ چون آئینہ بدست من
و من در آئینہ ٭ سائل کا سوال القدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تونگرم گردان ٭ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار ہی کیا کم صلہ ہے ؎ خدا گر بحکمت
ببندد دری ٭ کشاید بفضل و کرم دیگری ٭ او بیار کار بندہ و اندوہ

چون ہیچ وسیلتش نماند بہ آمد و ختہ مین حاسد پیدا ہو جاتے ہین چھوڑ جانے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین۔ عفو کی جگھہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگھہ کمی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ۔ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبتے کو دبانا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبانِ خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاکِ بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ۔ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ۔ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ۔ یا آنچہ خواندہ ہمہ در زیرِ خاک کن
اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہلِ دین کی متابعت
اور اہلِ دنیا کی موافقت اسی مین متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ۔ یہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس ۔ ہان مین ہان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان بلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہی کہ اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مثلاً مکان
مین روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سُننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب
ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہی۔ **قرض نہ لینا**۔ وعدہ سے بڑھکر۔ ایفا کا خیال
رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاؤگے۔ اور منافق کہلاؤگے۔ بساط سے بڑھکر پاؤن نہ پھیلانا

بران عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ آمد بود نوزدہ خرچ بیست

نوٹ٭ فخراً نہین بلکہ شکریۃً فقیر کہتا ہی کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہین لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانون کو عند الضرورت قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی۔ مہمانی بیمار رواری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف کی مدات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہ داشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف نہین کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد مین صرف ہوی ہے۔ اسی لئے محسود خلائق تھیرا خیر مضایقہ نہین۔
الحمد للہ قرض لینے سے خدا تعالی نے ذلیل نہین کیا۔
اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرا لیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو
کہ کوئی نگل جاوے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو
کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہر حال میانہ روی اختیار کرو
نہ سادگی میں لطف نہ کچھ بانکپن میں ہے۔ خیر الامور اوسطہا کے چلن میں ہے
مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت
اپنے تقدیر کا کھاتا ہے اور تمہارا نام نیک ہوتا ہے۔ شکر بجا آر کہ مہمانِ تو
روزیِ خود میخورد از خوانِ تو۔ اگر کوئی سائل در پہ آوے تو جس حال میں ہو سکے [illegible] کہ وہ بڑی
دور سے تم تک امیدوار ہو کے آیا ہے۔ بقول حدیث شریف اکرموا السائل

نوٹ۔ یہ ایک تمہارے رہبر کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
اسکے پیشتر بھی دو مرتبہ آچکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہوکر جا ملینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
مفتیِ حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔
کھانا جاتا کہاں ہے۔ واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
[illegible] منہ دیکھکر از بس خوش ہوئے اگرچہ چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے
اونکو دو چند عقیدت پیشتر سے ہوگئی۔

اُمَّتِی بَیْنَ السَّبْعِیْنَ وَالسِّتِّیْنَ ؕ فی زمانا انسان کی زندگی سا ٹھہ
ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا
پڑتا ہے ؎ پندے دہمت اگر من داری ہوش ٭ از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش
عقبیٰ ہمہ روز است و دنیا یکدم ٭ از بہر دمے ملکِ ابد را مفروش ؎ اتنے
جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے ؎ راہ
ملکِ عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ٭ آنکھہ بند کرکے چلے جاتے ہیں چلنے والے
؎ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے ٭ جان سب دیتے ہیں اس خانۂ
ویران کیلئے ٭ پیس ڈالا ہے ہمیں آتے ہی تو نے اے قبر ٭ یہی دستور ہے تواضع کا
مہمان کیلئے ٭ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے
خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سرمو تعلق نہیں ہے ؎ صحبت
یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ٭ اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ٭ دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید۔ احوال سکندر کا تو آئینہ ہے۔ عربی علم تو ہمارا مذہبی
علم ہے دینداری کا دارومدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو۔
قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
کوئی قادر نہین ہوسکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے۔ پس
اِس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جاکر عمر کا ایک بہت بڑا حصہ بھاری
صرف کر کے بڑی جانفشانی سے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ و ایل ایل
ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریان حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید
کرتے ہین۔ ع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش۔ مگر اس سے بیخبر ہین کہ کس وقت
موت آجائیگی۔ ؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہین۔ سامان سو برس کا ہے
کل کی خبر نہین۔ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی مین مرجاتے ہین۔ اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین۔ رباعی

تا کے بغم منضج و مسہل خوردن ٭ خود را ز تردد این ہمہ افسردن ٭ اے درد

اجل چو ہیچکس را نگذاشت ٭ بر زیستن اینقدر نباید مردن ٭ ؎ غافل تجھے

گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹائی

اور بعض کو اس دنیاے ناپایدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ٭ مگر دار آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوام

رہنا ہے۔ اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی

کچھہ بھی فکر نہین ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے

و محل سرائین اور کوٹھیان تیار کیجاتی ہین۔ ؎ کسری کے سے گر محل

بناے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا

پکاری انا اللہ ٭ آئے تو کیا وگر نہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بسکن و کاشانہ ٭ بر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ٭ ہمخوابہ بادی و ہم فروزی شمع
ہر رہگذر سیل چہ سازی خانہ ٭ افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام دوام کرنا ہی
وہان کیلئے سفال پوش یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے ۔ ۵
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ٭ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ٭ پیری کو
رشید تم غنیمت جانو ٭ اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ٭ ایک شخص قوم
بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کاٹ کے جہاڑ کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا ۔ لوگون نے اسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف سے بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی رائے دی ۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا ۔
سمجھ کر دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
اِن تَسخَرُوا مِنّا فَاِنّا نَسخَرُ مِنکُم کَمَا تَسخَرُونَ ٭ آیفر زندوقت موجود

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا ہے عزیزو!
مثال آپ ہی کو آپ رفتار کے آئینہ ہیں وقت کی پابندی جو آج
انگریزوں نے اختیار کرلی ہے۔ فی الحقیقت یہ قدما اور پیش روان
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیہودہ شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ اونھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں الغرض مشورہ لینے میں
عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہوجاتا ہے
خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش ٭ با کسی گفتن و گفتن کہ مگوی ٭ ہر ایک فعل اول ہی سے

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

فی زماننا - وہ لوگ تو بہت کم ہین - جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہین کرتے

اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی برے کامون سے بچتے ہین - اگر ہم مین

خدا ترسی ہے - تو چشم ما روشن و دل ما شاد - کیونکہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ

کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ - حدیث شریف مین وارد ہے - ورنہ دنیا کی

شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے - کہ اوسکا ثمرہ آخرت مین بھی

سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ - یہی حدیث صحیح ہے

ع شاد باش و اینچنین فارغ کہ من ٭ آن کنم با تو کہ باران با چمین ٭ مخرب اخلاق

گندہ مذاق - شرمناک رسومات - یعنی جلسے - وردشنی - و آتشبازی

ورقص - وغیرہ سے نے ہماری قومی سلطنتون کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی سے ہمارے قوم پر پھٹکار رہی ہے
جہان رقص طوائف - وناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہان لعنت قہار نازل
ہوتی ہے - ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دواماً نافر وگریزان رہو -
احیاناً وہان موت آجاوے - جہان کا مرنا پسند نہین - اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہین جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
نہین جاتے - بہ بداولی ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ - جن بیوقوفون نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچۂ طفلان - تصور کرلیا ہے - اُنسے ہم کو
بحث نہین آیہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
کریمہ ... سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
اور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے ادرا وسکا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتی الدعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الٰہی تعالی شانہ ہین واسطے جہان والون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُہٗ رَبَّنَا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ جب کوئی کام تمھارے خاطر خواہ ہو جاوے تو دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کامون کو اوسی قادر مطلق کے حوالہ کرنا کہ یہی طریقہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خود بخود درست ہو جائے اور ریا کرنیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتون کو روز بروز ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کرسکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پر دل حریص کو رضامند کرلینا و

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفیٰ - کیونکہ بمقابلہ امرا دفقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے

کھادی پہننا - کمل اوڑھنا - بوریای بپر پا بچھانا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری

دینوی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد مین جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت ہے

حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان ۞ آنچہ من درکار دارم بیشتر

درکار نیست - خدا تعالی سے التجا ہے - کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ

وبال جان ہو جاے - اور اوسی مین منہمک رہو ۵ آب درکشتی ہلاک کشتی است

آب زیر کشتی آنرا پشتی است ۞ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی

سے نہ کرسکو - متوسط درجہ مین رہو - ہان خدا نخواستہ جب کوی مصیبت جان

یا مال - یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ -

اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے - جب کسی قسم کا

ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہو جاتی ہے ۔ کہ خدا تعالی خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰہُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں
اونکو خدا تعالی کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا ۔ اور جب نا مساعدت زمانہ
دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے
ہر وقت با وضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے ای قرۃ العینین
یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہین کہ سر چڑھکر بولتے ہین اون کے
چھپ جانیکے خیال محال سے چھپکر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامہ ۔ و ذائقہ
تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین انسے بعض بعض شرعی جرم بھی
وقوع پذیر ہوتے ہین ۔ جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے - جو غیر عورت پر پڑے - کان کا گناہ سماع ناجائز
و غیبت کا سننا وغیرہ - زبان کا گناہ - غیبت کرنا - مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے کلّے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا جرمہٗ صغیرٌ
جرمہٗ کبیرٌ - علی ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو - یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرون کی - خبر تمکو پھونچاتی ہے
اسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے - اور اس سے بڑے بڑے
گناہ - حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین - گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پھونچا دیتا ہے - پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش بلیغ کرنا
فقیر مفاتیح الاعجاز - شرح گلشن راز - کا ترجمہ کر رہا ہے - شاہد حیات مستعار

ودمِ ناپایندار وفا نہ کرے - پیر مرشد کی خدمت مین عندالفرصت
حاضر ہوسکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ؛ العزیز
نصیحت کرنا تو سہل بات ہے - مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی
مشکل امر ہے - کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے
نہین اوترتا ہے - اسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے
خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی - اور ہنر دنیوی مین مشغول ہی
وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
نہین ہے تو بہ تو بہ یہہ اعتقادِ بد - فلاسفہ کا مذہب ہے - اتنا تو سمجھو کہ
جب علم حاصل ہوا - اور عمل نکیا - تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
ہوگئی - اور جاے عذر باقی نرہی - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھ فائدہ نہین پہونچا۔ الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بے نظیر ہے
اوسکے فوائد وتاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو ولعب مین مصروف
رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث وبیکار مین گذر جاے تو
اوسپر حسرت وپشیمانی بیشمار لازم ہے ۵ افسوس نہین خوف
الٰہی دل مین ٭ ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ٭ نامہ کی طرح خطا
مین گذری سب عمر ٭ بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ٭ اور حدیث
مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی منصور ہے۔ نظم
بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین ذرات ؛ نہلاتے ہوے
پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات ؛ اب چاہیئے خلق ہمکو آکے
دیکھے۔ عبرت پکڑے ؛ ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کردن آت
منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو ذکر خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے "فرمایا کہ وہ تو
آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑہتا"۔ چنانچہ خداتعالی
فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ
رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپد ؛ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد ؛
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی ؛ چشمیکہ درو خار بود چون خسپد ؛ حضرت
جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ ونصیحت کچھ کام
نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت
نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہوکر اوٹھیگا“۔
نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ
نَافِلَۃً لَّکَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
مرغ سے زیادہ تر بیخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہہ ہے کہ آدھی
رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُس دم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانۂ
کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہہ قمری ہرگز مجھپر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم ٭ تا آنکہ سحر شد و نگشتم بیدار ٭ ناگاہ

خروش بلبلان سحری ٭ رفت چو بگوش من رسید از گلزار ٭ برخاستم و

بخود ملامت کردم ٭ صد حیف کہ من بخواب و مرغان بیدار ٭ وان من

شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم ؎ صبح صادق

مرہم کافور دارد در بغل ٭ گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش ٭ ؎

ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ ٭ از ورد شب تار و دعای سحری بود ٭

مشغول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔

خدا تعالی کو خوش آتی ہے ہر شب مین آدھی رات کے بعد سے طلوع

آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ مین اُسے

دون اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہی اور خلق سو جاتی ہے تو

اوس وقت یہہ ندا خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا
خدا تعالیٰ کی بارگاہ مین پہونچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
کہ عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھہ کہڑے
ہوتے ہین اور نمازین پڑہتے ہین جسقدر خدا تعالیٰ چاہتا ہے پہر
نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑہنے والو
پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گرد سر کوی دوست پرواز کنند ٭
ہر جا کہ درے بود بشب بر بندند ٭ الّا در دوست را کہ شب باز کنند ٭

الیعفر نیز صندوقچہ باطن کو سرمایۂ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہے ۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پھونچے اوسکے نزدیک وہان
تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر بڑے جنگل پر
ایا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خودبخود شیر بھاگ جائیگا
نہم کہو گے نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچہہ
بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو
صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید تر
ہے تو پہر اُس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہو سکیگا
جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

الغرض جب تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناوگے
تم پر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ مَنْ کَانَ یَرْجُو لِقَاءَ
رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ یعنے جو
اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہیئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب
کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قائم ہے پہلا کلمہ توحید
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوۃ دینا
چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری
حدیث کا مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے
اور عمل کرنا ہاتھہ پاؤن وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھکر روشن تر دلیل کونسی
ہوگی اگر تمھین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جائیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہین سمجھا یہہ تو
فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہشت مین جائیگا
مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئین خدا تعالیٰ کی رحمت کے
لائق اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہوگا۔ یہہ فقیر کا مقولہ
نہین بلکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؕ
یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیون سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے
بھی بندہ بہشت مین جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہان مگر کب جب
سے داخل بہشت پائینگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہولیگا۔ جب بہشت ملیگی
اے فرزند جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے
تنخواہ نپاوگے اسیطرح عبادت سے جی چرانا اور جنت کی طلب تو کا مقولہ

اِس کام پر کس منھ سے اُجرت کی طلب کو ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے
برسوں عبادت الہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا خدا تعالیٰ نے اِسکے خلوص نیت کو
ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ بتک تو
یہہ سعی بیفایدہ کریگا آخر تیرا مقر دوزخ ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو بندگی
بغیر مفر نہین خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا
اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت مین عرض کیا کہ الہی
تجھکو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ
باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود
صفتِ کریمی کے کسطرح اُسکے گناہ۔ نہ بخشینگے تم تمام گواہ رہو مین نے
اُسکو بخشدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے
کہ بے محنت و برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے

ایمان چو سلامت بلب گور بریم ٭ احسنت برین چستی و چالاکی ما ٭ اور جیسے یہ خیال

کیا کہ بزور بازو بہشت نصیب ہوگی وہ زحمت کھینچنے والا ہے ٭

گر نباشد بندگی در زندگی ٭ مردنست بہتر ازین بد زندگی ٭ رباعی دائم گلنا ٭

نفس راغب بودہ ٭ قالب عاصی و روح تائب بودہ ٭ مو گشت سفید ٭

رو سپید نکرد ٭ این پیری من ہمچو صباح کاذب بودہ ٭ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ آرزوے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجملہ اور گناہوں

کے ۔ پس یہ کہنا کہ خدا تعالی ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غفور رحیم ہے

کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل توبہ نمی کند ز عصیان چہ کنم ٭ بندم

نشنید طفل نادان چہ کنم ٭ رحمت گویم اگر تو انصاف کنی ٭ تقصیر ست

تا م شیطان چہ کنم ٭ رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من ٭ وین

معما نہ تو خوانی و نہ من ٭ ہست از پس پردہ گفتگوے من و تو ٭ چون پردہ

بر افتند تو مانی و نہ من ؛ العزیز حقیقت کے معنی یہہ نہیں کہ عمل نکرے
بلکہ عمل کا لحاظ کرے ؎ چشم اگر بینا شود ہر سو جمال یار ہست ؛ گوش
اگر شنوا بود در ہر سخن اسرار ہست ؛ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی
پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے ؎ نصیحت گوش کن جانا
کہ از جان دوست تر دارند ؛ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ؛ حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر
غالب آکر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ
آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
؎ آنکھیں بیکار ہیں دیکھیں جو صورت تیری ؛ دل وہ کیا دل ہے جس میں نہیں
محبت تیری ؛ رباعی ؛ پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ؛ آسودہ در آمدیم
و غمناک شدیم ؛ بودیم ز آب دیدہ در آتش دل ؛ دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

ایعزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلچی کے جو علم تمکو آگ گناہون سے نہین بچاتا ہے وہ فردائے قیامت آتش دوزخ سے کب بچائیگا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

رباعی دنیا جم را وقیصر و خاقان را ۔ تسبیح ملک را وصفا رضوان را ۔ دوزخ بدرا و بہشت مر نیکان را ۔ جانان ما را و جان ما جانان را ۔ ایعزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہئے ؎ یار آمد و گفت خستہ میدار دلت ۔ دائم بامید بستہ میدار دلت ۔ ما را بشکستگان نظرہا باشد ۔ ما را خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا دشنا سا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمھارا انتظار کر رہے ہین کہ کب تم اُنسے جا ملوگے ؎ دمبدم میگذرند از نظر ما یاران ۔ اینقدر دیدہ نداریم کہ در خود نگریم ؎ چلو امیر چلو

تا کجا اقامتِ دہر۔ مسافرانِ عدم انتظار کرتے ہیں۔ پر خبردار ہوشیار
بے توشہ نجانا۔ کہو یہہ قافلہ والون سے ہم بھی آتے ہین۔ چلے جاؤ
خدا را قدم اٹھائے ہوے رباعی غافل منشین کہ خوش نماسے نیست
ہر دم کہ برآید از تو جانے ست عزیز۔ عمر ست کہ آمد ست خواہد رفتن
ضائع مکنش بہا نے ست عزیز میان طاعت وعبادت سے معنی تو
سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امر و
نہی قول و فعل مین۔ سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی
موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت
عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے
حرام ہین۔ اُن دنون جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ
بظاہر عبادت ہے اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب مین نماز

پڑھنا گناہ ہے۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد

اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے

اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمانبری

آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز وروزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی

عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا۔ اسواسطے چاہیئے کہ

اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو سے گفتن نیکو

بہ نیکوئی نہ چون کردن بود ٭ نام حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود

درشہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوری کا

باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کردئے

پس چاہیئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارے۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہہ
راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ؎ سہل شیری دان کہ صفہا
بشکنند۔ شیر آن باشد کہ خود را بشکنند۔ اگر میدون آئی زینہار وجود۔ بر تو گرد د دور
پرکار وجود۔ پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیئے
نشتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی
گیرم کہ ہزار مصحف از برداری۔ آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری۔ سر را بزمین
چہ می نہی بہر خدا۔ آنرا بزمین بنہ کہ در سر داری۔ زبانِ بے لگام اور
نفسِ مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امارہ مغلوب نہ ہوگا
دل نورِ معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا۔
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا۔ نہنگ اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا۔
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا ؎ سر ہر کس تا کمال او بود در قرب

ہرکس حسبِ حالِ او بود تو سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا اِسطرح پر کہ پھر گناہ کے پاس نجاوے ؎ دنیا خواب است کش عدم تعبیر است تو صیدِ اجل است گر جوان و پیر است تو ہم روئے زمین بر پست ہم زیر زمین تو این صفحہ خاک ہر دو رو تصویر است تو تیسرے حقدار کا حق ادا کرنا اور سبکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اوسپر باقی نرہے ؎ با خلقِ خدا سخن بشیرینی کن تو اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن تو تا بر سرِ دیدہ جا دہندت مردم تو چون مردم دیدہ ترک خود بینی کن تو چوتھے علمِ شریعت بقدر حلال و حرام سیکھنا باقی علوم صرف اسقدر سیکھے جسمیں نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے تضیع اوقات کے ؎ گر ہست ترا خیالِ وصلِ یار ہمی تو بر جادۂ شرع بایدت پا داشتن تو خواہی کہ رسے بخلوتِ خاص افتد تو زین شارع عام پا برون نگذاری

اے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہون تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو ؎
یاری مخلوق ناید ہیچ کار ٭ سعی کن در یاری پروردگار ٭ آن زمان چون ساز بانگ نی بود ٭
دامن مادر پناہت کے بود ٭ چشم مروت دوسرون سے بند کرو زمانہ نے آنکھین
کھولکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ؎ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بجملگی ترا تکیہ بر اوست ٭
چون چشم خرد باز کنی دشمن اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭
وز گردش دوران سر و سامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش ست در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب خواب مستان شراب ٭ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے
تو حیف صد حیف تم پر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی ؎ خود کجا و از کجا و کیستی ؎
از خود آگہ چون نۂ اے بے شعور ؎ پس نباید بر چنین علت غرور ؎ اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی
دنیا مطلب مخنثت میدانند ؎ عقبیٰ مطلب مونثت میخوانند ؎ مولا طلب و برائے
مولا میباش ؎ کاین سخت رہست و سالکش مردانند ؎ نقل ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ مین
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
تھوڑا پانی ہمین بلاؤ رباعی گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت ؎ از من خبرے کہ

بے نوا خواہی رفت ٭ بنگر چہ کسی و از کجا آمدہ ٭ میدان کہ چہ میکنی کجا
خواہی رفت ٭ ۵ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن ٭ قطرۂ
اشک از برائے غسل دل کافی بود ٭ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
جب اوٹھتا ہے تا لب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین کہ اے
بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ
حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے
یہہ آواز نہین سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ٭ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان
از رہِ دور بخاک آمدہ ٭ پرورش یافتی از خونِ حیض ٭ از رہِ بول دو بار آمدہ ٭
پس دانشمند آدمی ہر روز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو

حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے

رباعی امروز ترا دسترس فردا نیست ٭ ضائع مکن این دم ار دلت شیدا نیست

و اندیشۂ فردات بجز سودا نیست ٭ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ٭ اگر تمھارا

طائر روح خطوط نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آواز نقارۂ کوچ سنیگا

فوراً اڑکر عرش معلے پر جا بیٹھے گا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن

معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روح خطوط

نفسانی مین مبتلا ہو کر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ ترین

تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعوی ہستی ست بہتان ست این ٭ ور شکوہ نیستی ست کفران است این ٭
اے حضرت انسان تحیر انجام ٭ خود را نشناختی چہ عرفان است این ٭
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ؎ پاک کن جامۂ ہستی کہ شود او پیدا ٭
تا گریبان ندرد گل نہ کند بو پیدا ٭ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین
رہکر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین
وہی ہذہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) برخلاف
نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہوگیا
(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس
جمع کردیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ
خدایتعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الٰہی پر رضامند ہوگئے (۶) سوا شیطان اور اوسکے تابعین کے
اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بھروسہ کرکے اسطرف
لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی چیز پہ
اعتماد نہین کیا۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً ہ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین است
ے می فگنی کہ اب فسق دکین ست ئو خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است ئو
دنیا لگفن کہ می فگندن این است ئو آمی نور العینین باغ وبہار عزیزی مطبوعہ
۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۱ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات
ہم بیان کر چکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے
ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تا کہ خلق کو راہ راست بتا دین اور جب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو

اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ہر کرا دیدم

درین عبرت سرائے بہر مردن زندگانی میکند اسلئے سالک کو خواہی نخواہی

پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم

قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان

مفصلۂ ذیل ہون۔ اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تا کہ

ہر شخص دعولے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ ومال کی نرکھتا ہو اور

بعیت شخص بینا کی کرچکا ہو جسکی بعیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک

مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا

کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑہنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر وغرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول
امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
ومعرا ہو اور سوائے علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہین۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے سفر عراق مین ثابت ہوگیا کہ قرہ
باصرہ فتوت مردم دیدۂ مروت ہمارے شیخ پیر جوان مین ان تمام صفات حمیدہ
واخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وکفیٰ باللہ
شہیدًا بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت مین ہین حالانکہ وہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبحَانَ اللهِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ واے برحالِ مدعیانِ زمانۂ حال کہ حصول
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین حضرت
پیرزادگی خاندانی کو ذریعۂ معاش قرار دیکر بہت سے غریبوں کو دام میں
لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت دے۔ رباعی۔ ہُشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است ؔ در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد ؔ زنہار
بادامی حلوہ ۱۲
فرو مبر کہ زہر آمیز است ؔ ۵ صیادِ فلک نہادہ دامے بر دوش ؔ زاہد
شکارِ ناکسان بیہوش ؔ واے برین شعور و دانائی ما ؔ او در پئے ما و ما
بخواب خرگوش ؔ الغرض تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بردباری سے پیش آئے تو

وہی صوفی ہے۔ ع یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ خدا تعالیٰ کے ساتھہ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے ع اے بندہ چو بندگی نکردی تُر از بندگیست کہ کار دارد ٭ چون او تو دگر خدا نداری ٭ او بہ ز تو صد ہزار دارد اور خلق کے ساتھہ نیکی و بردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے جب تک اونکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اِسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر راضی ہو۔ وہ صوفی نہین ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ع دل سر حیات را کماہی دانست ٭ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ٭ امروز کہ با خود بودی ہیچ ندانستی ٭ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ٭ اے عزیز بندگی تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت الٰہی تعالیٰ شانہ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ۵ سرمدگلہ اختصار می باید کرد ؛ یک کار ازین دو کار می باید کرد ؛
یا تن برضاے دوست می باید داد ؛ یا قطع نظر زیار می باید کرد ؛ اَلعزیز توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکّا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھہ چکے ہین۔ اَلعزیز اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اُسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اِس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہئیے خلق کو
خدایتعالی کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اِسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدایتعالی رنج و راحت پھونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھوگے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

ے ہر گز بدے رسد ز خلق مرنج کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج نقل ہے کہ
شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ مین ایک مشہور پہلوان سے
مقابلہ ہوا اصحابہ لرزان تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت
نوش فرمائینگے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
ذو الفقار کے جانکاہ ضرب و صدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر خنجر سے
سر اوسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس و حرکت نہین کر سکتا تھا
طیش مین آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے
کیون دیا اپنی خواہش پوری کیون نہین کی آپنے جواب دیا کہ مین نے تجھسے
بوجہ اللہ تعالی جنگ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کرون تو بعوض للہیت کے نفسانیت ہوجاتی ہے اسلئے
باز آیا۔ رباعی یا بر سر وہم و رنج دنیا بردار ٭ بر دوش یقین یا غم عقبی بردار
برداشتن بار ضرور افتادہ است ٭ این را بردار خواہ آن را بردار العزیز
تا امکان مناظرہ بحث کسی سے نکرنا اسمین بہت آفات ہین۔ اور نفع سے نقصان
زیادہ ہے تمام برے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ
و حسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمہارے
اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو نیت سے
بحث کرنا جائز ہے اور اس نیت خالص کی دو نشانیان ہین اول یہہ کہ
برابر سمجھو کہ حق تمہارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہہ کہ
بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ برملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
اور جانو کہ حق تمہارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھہ فائدہ متصور نہوگا

؎ اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا ٭ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ٭ اپنا شیوہ

نہین ہے جنگ و جدل ٭ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل ٭ صلح کی حق نے دی ہے

تو مجکو ٭ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ٭ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا

کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ؎ رفتم بطبیب و گفتم از درد

نہان ٭ گفتا از غیر دوست بربند زبان ٭ گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر ٭

گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان آدرجہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے

اور دوا کارگر نہوگی تو اُستادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہر گز ہاتھہ ڈالے

اور دوا نکرے ؎ دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید ٭ ہیہات

کہ درد تو ز قانون شفا رفت ٭ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے ۔

فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ؕ
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جا سکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
بیماری مین چھوڑدو اور درگذر کرو خدا تعالی فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ یعنی منھ پھیر لو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دینا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھہ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کہاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ ؎ غمناک نباید بود

از طعن حسود اے دل ٭ شاید کہ چو وا بینی خیر تو درین باشد ٭ مثنوی ہان و ہان

ترکِ حسد کن از میان ٭ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ٭ چوب ہم بود آے برادر

آن ستون ٭ کز فراقِ مصطفےٰ بگریست خون ٭ اے توانسان چوب از تو

بہتر است ٭ کینہا در سینۂ تو مضمر است ٭ کینہ و بغض و حسد ایمانِ تست ٭

در کشاکشہا حسرتِ جانِ تست ٭ اے منافق زین ہمہ داغِ نفاق ٭ خیز و بر خور

از بہارِ اتفاق ٭ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسیٰ

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مُردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین

جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز

تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کور ہے با وجود نادانی

اور بیمایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنھون نے ساری عمر علوم

شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور
نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے
اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصور فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
اور غبی ہے۔ او سکا ذہن دریافت حقائق جو اب کے قاصر ہے۔ تو اُسکے
جواب سے درگذر کرو سے آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ہمچو در جہل مرکب
ابدالدہر بماند۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہ انبیا
اسلئے مامور ہوئے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے
بات کرین۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو
پوچھنے والا عقلمند اور سمجھہ بوجھ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن
و تشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے سے غافل مشو ورنہ

دل کور مکن ؎ کاشانۂ انتباہ بے نور مکن ؎ عیب و ہنرِ خویش ہمہ وقت ببین ؎

آیینہ زپیش روے خود دور مکن ؎ اَلْعَزِیز وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو

مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی نصیحت یاد رکھو کہ خدایتعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے

اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اوروں کو نصیحت کر۔ ورنہ

مجھ سے شرم کرنا مثنوی چشم کشا و نگر احوالِ خویش ؎ خواب گران اجل آمد

بہ پیش ؎ روز تو در فکرِ طعام و شراب ؎ شب ہمہ در خواب روی چین و تاب ؎

ایکہ بخوابی و جرس می زنند ؎ چشم کشا ہمرہیان می روند ؎ قافلہ رفت و تو

بخوابی ہنوز ؎ بیخودی و مستِ شرابی ہنوز ؎ بر سرِ رہ خفتی و ابلہ شدی ؎

قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی ؎ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو

مسجد میں آکر لوگوں کے سامنے بیٹھا گفتگو میں قہقہہ مار کر ہنسا۔

صحبتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد گو شاہدِ مُردگیِ دل لبِ خندان باشد گو

ایک بزرگ نے جو کہ وہان رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بُلا کر

آخرت کی حقیقت ۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ ۔ دریافت کیا

اور پوچھا کہ قبضۂ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانیِ جواب کا یقین تجکو ہے

جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت ۔ اور قیام خدا کے

روبرو محاسبہ اور ترازوے اعمال کی جانچ پڑتال کی آسانی کی معافی کی

چٹھی تجکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ

وغیرہ ہولناک مقامات کی بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے

کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہین دنیا سے

با ایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہین پھر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے تجھسا

خوبصورت خندان رُو دوزخ مین کیسے جلیگا تجھکو افسوس آتا ہی آنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہر دم باشی ز رنج بردن راضی ٭ و ز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ٭
خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ٭ وقت مردن شوی ز مردن راضی ٭ نور العینین

اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیر علم عاشقی ٭ ما بقی تلبیس ابلیس شقی ٭ دل کہ خالی شد ز عشق آن نگار ٭
سنگ استنجائے شیطانش شمار ٭ گر بغیر علم عشق از دل نہی ٭ سنگ استنجا
بشیطان میدہی ٭ علم دین فقہ است و تفسیر حدیث ٭ گر بخوانی غیر ازین
گردی خبیث مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ
باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے
کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبہ دل
اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہوگے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خداکی محبت کو دل مین جگھہ دوگے اور عبادت
مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام
آتش دوزخ بود بروے حرام ٭ ہر لحظہ نما سعی بپاس انفاس ٭ اسرار نفخت فیہ
ہردم بشناس ٭ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ٭ ز جانت بر نیاید خبر خدا
مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو
آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ
کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزہ کرو ن جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو
یہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ
بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدا تعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
دل و نیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزل آن مہر گسل ٭ گفتم کہ دل
من است او را منزل ٭ گفتا کہ دلت کجاست گفتم بر او ٭ پرسید کہ او کجاست

گفتم دردل ﷺ یں احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرضِ عین ہے باقی علوم فرضِ کفایہ ہیں ؎ جامِ جہاں نما دلِ انسانِ کامل است ﷺ مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است ﷺ دل مخزنِ خزائنِ سرِ الٰہی است ﷺ مقصود ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است ﷺ آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎ سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر ﷺ وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار ﷺ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار ﷺ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ﷺ عزیز القدر ا ہر ہر دم منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے . خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جاوے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس ہوس مشو چو مرغ اسیر قفس بہ قفس ﷺ بغیر یاد خدا ہر نفس کہ میگذرد ﷺ ندا منے ست مرا

ہر نفس بہ نفس ۔ سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
کافی نہین لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یا وری بخت سے جبکہ مرشد کامل
ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیۂ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ
لیتا ہے جسطرح ڈکوری کیڑے کو اپنے مانند بنا لیتی ہے اور عشق حقیقی
کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے وبس ؎ سر مدغم عشق بو الہوس
را ندہند ۔ سوز دل پروانہ مگس را ندہند ۔ پس سالک اپنے اکساب واشغال
وریاضات ومراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتی کہ شمع پر
پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تانیست نگردی رہِ ہستت ندہند
وین مرتبہ باہمتِ پستت ندہند ۔ چون شمع قرار سوختن تا ندہی ۔ سر رشتۂ
روشنی بدستت ندہند ؎ بعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ۔
یک قدم بر خود نہ و دیگر قدم در کوے دوست ۔ آنا فانا یہ راہ طے کیو

ہوجاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کانراکہ خبرشد خبرش باز نیامد

این مدرسہ نیست جائے آواز ٭ از سینہ بسینہ میرسد راز ٭ جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنتی ہے

اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عائد نہوسکیگا نظم مرے بعد گئے

نورِ روحِ مردم ٭ بزیرِ نورِ حق ہوجائے یون گم ٭ کہ جیسے دن مین یہہ نجم و ثوابت

شعاعِ شمس سے ہوتے ہین غائب ٭ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ٭ اگرچہ

زندگی مین ہے وہ نقلی مُوتُوا قَبْلَ اَن تَمُوتُوا شعر قومے گو یدکہ باخدا

پیوستیم ٭ قومے گو یدکہ از خود بہارستیم ٭ ہرکس خبرے دہد از خود بینی خویش

اغنی غرض انیست کہ ماہم ستیم ٭ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ

حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پھر کسکو اُسکی معیت مین

کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا

دایرہ شعلہ کے ساتھ۔ دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ہمہ از اوہام تست این صورتِ غیر ؏ کہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر

نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت

مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت

ہے کہ بسبب سرعتِ تجددِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت

مین ظاہر ہوا ہے این نقطہ ز گردشکہ دارد ؏ برصورتِ دائرہ برآید

بگذر زِ خیال و وہم بنگر ؏ تا دائرہ نقطہ نماید ؏ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق

کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے

صوفیہ فرماتے ہین ۔ اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوْعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ ۔ بلکہ خود

کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہٗ بڑھتا جاتا ہے

ہے خدا موجود باقی سب عدم ؏ فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ع نکتهٔ سربسته چه گوئی خموش ٭ إنّ فی ذلک لذکری لمن کان له قلب

بدرستی که درین مذکور پندیست اهل دل را **غزل** روزها فکر من است

این همه شب ها سخنم ٭ که چرا غافل از احوال دل خویشتنم ٭ از کجا آمده ام آمدنم

بهر چه بود ٭ بکجا میروم آخر ننمائی وطنم ٭ نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

هر که آورد مرا باز برد در وطنم ٭ مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وی ازین ساختنم ٭ بشکنم قالب تن تا کو مرا کشتی

من نهیم زاغ و زغن طوطی شکر شکنم ٭ وقت آنست که پرواز کنم تا پر دو بال

بهوا سر کویش پر و بالی بزنم ٭ مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک ٭ چند روزی

قفسی ساخته اندر بدنم ٭ یا رب این کیست که از پرده برون می نگرد ٭ یا چه شخصی است

سخن می نهد اندر دهنم ٭ شمس تبریز اگر روی به ما ننمائی ٭ بالله این قالب

افسرده بهم بر شکنم ۵ دلم و دیده هر دو خانهٔ تو ٭ سر من خاک آستانهٔ تو

اے ماہِ عالم سوزِ من و شمع شب افروزِ من ٭ وے پیکرِ دلدوزِ من از من

چرا رنجیدۂ ٭ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ٭ جاے تو در چشمان کنم

از من چرا رنجیدۂ ٭ رنجیدہ رنجیدہ از من خطا چہ دیدۂ ٭ دانم گنہ بخشیدۂ

از من چرا رنجیدۂ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ٭ فراق یار نہ

آن میکند کہ بتوان گفت ٭ مہ کسے ملک بلکن وصفِ جمالِ یارِ من ٭ دل میکشد

بدہ در غم آن نگارِ من ٭ ساغر مے مخور مخور خونِ جگر بعشق او ٭ رو پری

ہمین ببین چہرۂ گلعذارِ من ٭ زلف سیہ مکش بکش پردہ و چہرہ وانما ٭

پیش کسے میا بیا در دلِ بیقرار من ٭ حرف بدیگران منہ گوش منہ بقول من

جانِ کی مہر بہر خسروِ دل فگار من ٭ الغرض اکثر بو الہوس باوصف مقدرت

کے حج کو نہین جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے

ہین کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہین افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے یعنی اگر نہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمان کو گویا کعبہ کی پیدائش آپ ہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد ضرور خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَيَاتِیْ۔ صَلوٰةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلوٰةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضۂ مقدس نصیب کرے اور ان عدوں کا مستحق بنائے آمین ؎ گرمے نخوری طعنہ مزن مستان را
گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی
کہ مے غلام ست آن را جبکہ توفیق ایزدی مددی تم حج کو جاؤگے

عرفات۔ ومقام ابراہیم۔ وچاہ زمزم۔ وحُفرہ وحطیم۔ ومیزاب رحمت کے

نیچے۔ حجر اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانۂ کعبہ کے اندر جاکر باب

بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر۔ فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا

کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہین رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم تک

رفتم بوداع قبلۂ انس وملک یاد از رکن ومقام وحجر وزمزم یکایک یاد آرا کہ

لَیتَنِی کُنتُ مَعَکَ۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا

خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ؎ در رنج وبلا قدم نہ ہم

نزنی یا ابیرہ رضا وصبر برہم نزنی گر روشن از تو بزم بندگی چون شمع آ سست

ہر چند کہ سوزند ترا دم نزنی گو دیکھو دربار شاہی مین خاص خاص عہدہ دار ومنصبدار

وجاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُف تک نہین کرتے

حدیث حُفَّتِ الجَنَّۃُ بِالمَکَارِہِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالی مدینہ طیبہ مین داخل ہوگے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھہ باب السلام سے
داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہہ کھڑے ہوے تھے ؎ دلم در عشق او
آوارہ شد۔ آوارہ تر بادا۔ تنم از بے دلی بیچارہ شد۔ بیچارہ تر بادا۔ بعدہ قصد
زیارت منیف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہین ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہین ؎ آمد نماز شام نیامد نگار من
اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد۔ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا
یا نبی اللہ السلام علیک۔ انما الفوز والفلاح لدیک۔ بسلام

آمدم جوابم دہ ۔ مرہمے بر دلِ خرابم نہ ۔ بس بود جاہ و احترام مرا ۔ یک علیک
از تو صد سلام مرا ۔ زاری من شنو تکلم کن ۔ گریۂ من نگر تبسم کن ۔ لب بجنبان
پئے شفاعتِ من ۔ منگر در گناہ و طاعتِ من ۔ یا محمد بہ منِ بے سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے ۔ لیس لی غیرک یا سیدِ مکی مدنی ۔ سوئے من افگن نظرے
بر منِ حیران مددے ۔ یا نبی کشتیٔ امت بکفِ ہمتِ تست ۔ اندرین ورطۂ غم صدمۂ
طوفان مددے ۔ عاصیم پُر گنہ ام سخت غریبِ زارم ۔ رحم فرما بغریبی غریبان مددے
ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم شدہ ۔ شادِ شاہان مددے شاہِ گدایان مددے
از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ ۔ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مددے ۔ بارِ عصیان
بسر آوردہ حسامی بدرت ۔ یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مددے ۔ اور اس کمترین
امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان بوسی و سلام بصد شوق و
ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعائے خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما بار سول کن آمین

دعا را قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما
پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر و رفیق
شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردا قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
مثل اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی تکریم و محبت پیروی بھی ہمیں واجب ہے
پھر وہان کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ
شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہان سے
جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت ازواج مطہرات اصحاب کی زیارت کرو
قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس شام کی زیارات
سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق
شامل حال ہوجاے تو ہمیشہ مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تازندگی ادب و
خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا میں زیر زمین ہوگئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے ؎ فراق یار اندک نیست و میان چشم اگر نیم موبست بسیار است ؎ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ و کند صید ترا آتش کباب آہستہ آہستہ و امام مالک رحمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ مین اقامت گزین ہو گئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جائے اسلئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوئے ؎ یا محمد ترا در چھوڑ کہان جائے غریب و بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری، ؎ عطر را بر تن مزن بر دل بمال و عطر چہ بود نام پاک ذوالجلال و آیعزراہی قت یہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا تعالی نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم لوگ بھی ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورۂ احزاب مین صاف آیۃ موجود ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر اُنکے اور سلام پس درودِ شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ بانی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اُسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور ہمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین دُرود
ہی مین مستغرق کردیتا ہون فرمایا اِذاً یَکْفِیْ ھَمَّکَ وَیُکَفِّرُ ذَنْبَکَ
یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹادیگا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اِسکو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالی
اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر وآخر العمل
ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھا کرو وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ بکثرت دُرود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ ؎

گر دریمنی و با منی نزدمنی ؛ گر نزدمنی و بے منی دریمنی ؛ جب تک آپ سے

کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو

ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت

رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ؛ دافع ہر بلا

درود شریف ؛ آپکی شان خداتعالی کے سوا کون جانتا ہے ؎ کیا کوئی

حق کے سوا اُنکی حقیقت جانے ؛ معرفت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی

؎ گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست ؛ بدعہدی زمانہ امانم نمیدہد

؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ؛ خدا سے پوچھہ لو شان محمد ؛ محمد سرّ وحدت

ہے کوئی رمز اُسکی کیا جانے ؛ شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل دُرود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف م
لکھدینا کمال بخل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھ لکھتا ہے **ایعزیز نصائح ثنائی** ۱ دو چیز آثار نیک بختی ہین خوف
رب جلیل و قناعت قلیل ۲ دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
جہان مین نہین دینا مانگنا ۳ عبادت و سخاوت کو نہ بھول ۴ دو چیز سے خلل بادشاہی
ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت ۵ علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث
سعادت ہے ۶ خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے ۷ دو چیز بدبختی کی نشانی ہین
بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا ۸ دو چیز دلیل احمقی ہین
عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا ۹ دو چیز باعث روشنی دل ہین
ذکر خدا و کلام انبیا علیہم السلام ۱۰ دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا
عذر خطا کارون کا ۱۱ دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی ذو الجلال

سعی معاشِ حلال ۱۲ دو چیز علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر ۱۳ دو چیز غنیمت جانو جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے ۱۴ دو چیز دل کو اندھا بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا ۱۵ دو چیز باعث غیر اطمنانی کے ہین خادم غیر متدین و مخدوم متلون ۱۶ دو چیز نقصان مین نہین ڈالتی گفتگوے سنجیدہ و عمل پسندیدہ ۱۷ دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بدکیش کی ۱۸ دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ باوضو رہنا ۱۹ دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی مین اور مشورت دینا حیرانی مین ۔ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و درماندگی ۲۰ دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا ۲۱ دو چیز انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بردباری علم مین ۲۲ دو چیز فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا ۔ اور توقف الزام قصور مین

[۲۳] دو چیز سب کامون سے بہتر ہین قول موافق آیاتِ قرآن و فعل مطابق احادیث رسولِ سبحان [۲۴] دو چیز اعنی دنیا مین خدا کی یاد و آخرت مین اُسکا دیدار بہتر ہین [۲۵] دو چیز اعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے سے بہتر نہین [۲۶] لا شریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے سے بدتر نہین [۲۷] علما کی صحبت حکما کی نصیحت مُردہ دلون کو زندہ کرتی ہے جسطرح بارش زمین خشک کو [۲۸] قبر مین بے توشہ دفن ہونا دریا مین بے کشتی بیٹھنا کا لوا حد سے [۲۹] دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے [۳۰] دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے [۳۱] طالب علم دین کی جنت طالب گناہ کی دوزخ طالب ہے [۳۲] نیک آدمی گناہ سے خبر اندیشی دنیا سے رغبت نہین کرتا [۳۳] قناعتِ تقویٰ سے نفع دین متاعِ دنیا سے خسارہ دین مقصود ہے [۳۴] جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ مین روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا [۳۵] عارف کا مقصود خدا

اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے [۳۶] گناہ صغیرہ

تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین [۳۷] خدا سے برتر

بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین [۳۸] جیسے دنیا مین

بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اسیطرح انسان مین دل و زبان [۳۹] تمام گناہون

کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے [۴۰] گناہ جو خواہش نفسانی

سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ

غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی

از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ؛ وز خنجر رنج و درد بسمل نشوی ؛ گر غافلی

از حضور ہستی خدا ؛ اے ننگ عدم ز مرگ غافل نشوی ؛ [۴۱] ای عزیز نصائح ثلاثی

[۱] تین چیز موجب عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین[۲] چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
قضائے الٰہی پر رضا تین[۳] چیز شومیت کا موجب ہین کینہ دل مین رکھنا -
سر برآوردون سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین[۴] چیز کی پایداری
تین چیز سے منصوبے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
اور علم کی مباحثے سے تین[۵] چیز کا دعوی عقلمند نکرے شجاعت سخاوت
شرافت تین[۶] چیز اختیار کرے عفو قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا
کلام اللہ پڑھنا تین[۷] چیز کفر کی نشانی ہین نفاق دل مین رکھنا دنیا کی
محبت دل مین رکھنا حرام کو حلال جاننا علم[۸] بے عمل و عمل بے اخلاص
و اخلاص بے نفاق علامت بدبختی ہے دولت[۹] خواہش سے جوانی خضاب سے
زندگی دوا سے حاصل نہین ہوسکتی تدبیر[۱۰] نیک کرنی آدھی گذران ہر امر
کی تحقیق آدھا علم ہر امر مین مآل اندیشی آدھی عقل ہے تارک[۱۱] دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہین [۱۲] دنیا کے لئے
نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے [۱۳] عقلمند
آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعۂ حلال سے لذت حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے [۱۴] خود پسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہین
[۱۵] ہمیشہ خوف الٰہی دولتمندی مین میانہ روی غصہ مین حفظ مراتب
مد نظر رکھنا باعث نجات ہے [۱۶] زیادتی کلام وطعام ومنام مین ہلاکی
منصور ہے [۱۷] سلام مین پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
مین مدارج کی ترقی ہے [۱۸] خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے
محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے [۱۹] سردی مین وضو کرنا
[۲۰] نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارۂ گناہ ہے اللہ
کی یاد [۲۱] اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے جو ادب

نہین رکھتا وہ علم نہین رکھتا جو صبر نہین رکھتا وہ دین نہین رکھتا جو تقوی
نہین رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہین ہوتا ہے [۲۱] اللہ قہار سے ڈرو
حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو [۲۲] دنیا سے محبت
نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہین ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا رفیق
نہین ہے کسیکو ایذا دو کیہہ مومن کا شیوہ نہین ہے [۲۳] جسکا دل دانا ہو
بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے [۲۴] خوش حال
وہی ہے جسنے دنیا کو اوسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر مین داخل ہونیکے
پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا [۲۵] بلا پر صبر کرنا
آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے [۲۶] مسجد ذکر خدا
قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمین شیطان داخل نہین ہوسکتا [۲۷] سب دنون سے
بہتر جمعہ کا دن سب مہینون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [۲۸] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہین [۲۹] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
جس مین خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس مین باایمان جاؤ [۳۰] خوشبو عبادت
عورت دُنیا مین پسندیدہ ہین [۳۱] محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہون سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہی [۳۲] خود پسند۔ گمراہ مال پر
بھروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [۳۳] تکبر کو تواضع سے
حرص کو قناعت سے حسد کو خیرخواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [۳۴] لڑکپن مین سستی
جوانی مین مستی بڑھاپے مین سستی انسان کا خاصہ ہے۔ [۳۵] فنا کے تین ہی درجے ہین فنافی الشیخ
فنافی الرسول فنافی اللہ [۳۶] بکا کی تین قسم ہین خوفِ عذاب خوفِ غضب
خوفِ جدائی پہلا گناہون کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا پاک
کن عیبہا سے اوسکا ثمرہ بلندی درجات ولغات تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الہی تعالی شانہ کی بشارت ہے رباعی

اے شیفتۂ بہار گلزار جہان ؛ غافل چہ نشستۂ ز اسرار جہان ؛ ارسبجہ زمانہ لطفہا کے

سیلاب ؛ ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان الیضاً نیز نصائح رباعی چہار چیز

معلمہ نظر رین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با

مردمان ﴿۲﴾ چار چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے

اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا ﴿۳﴾ چار چیز چار چیز کو یاد

دلاتی ہین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نامرادی

بہجت کو ﴿۴﴾ چار چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا

ہر کسیکو کافر نہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا ﴿۵﴾ چار چیز

سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون

کیساتھہ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے ﴿۶﴾ چار چیز کے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت محبت کا قرض فانّ
القرض مقراض المحبّة چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہین دشمن بسیار
قرض بیشمار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیز پھر واپس نہین آتین
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی
برلب جوے نشستہ گذر آب ببین کین اشارت ز جہان گذران مارا بس
از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال تو چند انکہ او فغان کُند و چا جہا درد
چار چیز خلاصۂ جمیع عبادات ہین دعا کرنا معبود سے نگاہبانی کرنا حدود کی
صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بنا کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کر کیونکہ گھاٹی سخت ہے
خالص عمل کر کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گر جوانون کی نیک تر بخشش غنیون کی

نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سُنت پڑھنے سے حق نماز

ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سَو آیۃ پڑھنے سے حق قرآن

ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطرہ

سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیری شکم

ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے روزہ

رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی

دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ

اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعویٰ اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض

جھوٹے دعوے ہین پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا[18] قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق

اسمان مین ہے خالق[19] کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت

بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے ازروے[20] توریت

تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و

گوشہ نشینی۔ وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے

خواہش[21] ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیا[22] مین

حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب

فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرمائیگا

نیند[23] کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو

جنت پر منحصر رکھو درد[24] عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ

تصور کرو جوانی[25] کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری مین زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ۲۶ ملک الموت

روح کو قبض ورثا مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹادیتی ہے

۲۷ خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتین جمع مال کیلئے غریب معرفت الہی

کیلئے علم مسلمانون کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے ۲۸ غصہ مین معافی

تنگی مین بخشش تنہائی مین پارسائی خوف مین اظہار حق مشکل ہے ۲۹ وایما کا

وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا

سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے ۳۰ عورت پر اعتماد نکرے مال پر

غرور نکرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نڈالے علم لاینفع نہ پڑھے

۳۱ آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین

رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا مین کوئی نہین رویا ۳۲ جو کہ عورت نہین رکھتا

آسایش تن کی نہین رکھتا جو کہ فرزند نیک نہین رکھتا آنکھون کی ٹھنڈک

نہین رکھتا جوکہ برادر ہمرنگ نہین رکھتا قوت بازو نہین رکھتا جوکہ

زر نہین رکھتا دنیا کی عزت نہین رکھتا جوکہ ہمہ یار نہین رکھتا کچھ غم نہین رکھتا

قطعہ اسکندر وکیقباد وجمشید شدند بصد ہزار امید با رغم آخرت

آنکس کہ بفکر کار خود مرد العزیز نصائح خماشی علما کی حقارت سے دین کا

اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت

سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض

ازدیادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا ہے

نتیجہ ہے محتاج کرنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی

اولاد مطیعِ والدین گناہون سے توبہ کرنیوالا نیک ہین زبان و فرج کی

حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا

حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

توانگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترک خواہشات مین

صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے

سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے توانگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو

گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحت

نفس اطمینان قلب بندگی رب سُبکی حساب بلندی درجہ اُمرا کو تکلیف

نفس بے چینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانی حساب پستی درجہ نصیب ہے

صحبت نیکان تلاوت قرآن خلوت شکم عبادت شب عاجزی دم صبح

تجلی دہ دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی

ہوتی ہے اللہ تعالی کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے

اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی

وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے شکر[۱۰] کو نعمت پر محنت کو راحت پر ذلت کو عزت پر خاموشی کو یا وہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا اتقیا کا کام ہے مال[۱۱] خرچ کرنے مین راحتِ نفس یاد الٰہی مین فراغت ڈاکوؤن سے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے جس[۱۲] شخص مین امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو[۱۳] تمام کامون مین جلدی شیطان کا کام ہے ولیکن مہمان کو کھلانے مین میت کی تیاری مین بالغہ کے نکاح مین اداے قرضہ مین گناہون سے توبہ مین جلدی کا حکم ہے سرگوشی[۱۴] بھید کو صدقہ مال کو خلوص عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم[۱۵] علیہ السلام نے گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوے نفس پر ملامت کی توبہ مین جلدی کی رحمت خدا تعالیٰ سے ناامید نہ ہوے ابلیس[۱۶] لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت حق سے

نا امید ہوا [۱۷] جسقدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر

عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اُتنی دُنیا

حاصل کرو اِتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر مین کفایت کرے جسقدر مدت

بہشت مین رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو [۱۸] سب محافظون سے بہتر زبان

سب لباسون سے بہتر پرہیزگاری سب باتون سے بہتر قناعت

[۱۹] نیکیون سے بہتر نصیحت سب لذتون سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے

وعدون پر کلی اعتقاد خلائق سے کلی نفرت اعمال مین خلوص ظلم پر تحمل

موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے [۲۰] ہر وقت کلمہ طیب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ

اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھہ دن کی خوشی بندگی کے ساتھہ دنیا
کی خوشی خوف خدا کے ساتھہ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھہ جنت کی
خوشی دیدار الٰہی کے ساتھہ خوشتر ہے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یوں مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے
گناہوں میں اعانت کی پس اے فریاد رس فریادرسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوائے تیرے مجھہ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
درحضرتِ ما دوستی یکدلہ کن ؛ ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن ؛ یکصبح

باخلاص بیا بردرمن ٭ کہ کار تو برنیاید انگہ کہ گلہ کن ٭ ورنہ غم تست
خبر شکر نیست ٭ واین نیز نصیب ہر جگہ نیست ٭ بد کے دہد آن حبیب جانی
شیرین بود انچہ تلخ دانی الغیر النصائح سدا سی کتاب ائمہ مین
افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالی شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا العفتی ہے
دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہون کے طرف خواہش شہوتون کے
طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا غالب
بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بےنمازیون مین مصحف بے تلاوت
گھر مین قرآن فاسق و فاجر کے سینہ مین نیک عورت ظالم شوہر کے
قبضہ مین نیک مرد بدکردار عورت کے پھندے مین عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قرآن مین غضب الہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اُسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا
پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی عقل کا پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عقل دلیل علم فہم ظرف علم
عقل رہبر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذائے ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ۔ جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھاکر
رازق کا شکر ادا نہین کرتے ۔ تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو
دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے ۔ اُنکے قلوب فساد سے بہرے ہین
حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو وفا بداخلاق
کو سروری نوشتۂ تقدیر کا رد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا
دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
دور اور اہل خیر سے قریب رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
عمل کو تھوڑا جاننا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد
ازل مین کر چکا ہے بیفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت توبہ کے علامات ہین ۱۲ بخشش کی امید پر گناہون مین طول دینا بغیر عبادت کے قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے

۱۳ سب سے بہتر عقل ہمزاد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ (نیک شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہہ بھی نہو تو (اعتکاف یعنے گوشہ نشینی اگر یہہ بھی نہو تو (بحر نصائح) خاموشی اگر یہہ بھی نہو تو پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کاہ ست اول قدمش بسوی دوزخ راہ ست غافل منشین غم مخور شاد بزی تا این معنی لا الہ الا اللہ ست ـــــ ہر ہیچ کہ گذر کردی صفا آوردہ تو لے خسر

مگذر کہ ما ہم جسم و جانے داشتیم ؎ از فریب باغباں غافل مشو اے عندلیب
پیشتر ما ہم دریں باغ آشیانے داشتیم آے عزیز نصائح سباعی باد شاہ
عادل جوان صالح بخوفِ خدا تنہائی مین رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق
چھپاکر صدقہ دینے والا للہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت
رکھتے ہوئے زناکاری سے انکار کرنیوالا سایۂ عرش پائیگا بہت ہنسنے والا
ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت
یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
بیہودگی بڑھتی ہے۔ بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے
تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا ہے
دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہین اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہین جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہین مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہین
در پئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہین حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہین
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہین فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیر شکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالیکا دل سمندر سے زیادہ
تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینے والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زندہ ام آلودہ بہ افکارِ تنم ٭ ور مُردہ ہمان بہشت و دوزخ وطنم ٭

یارب بگو بذاتِ پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونہ بارِ ہستی فگنم ٭

مثنوی بشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورت ہاے آب و گِل نشستی ٭

دل از ناپاکی باطن چو پاک ست ٭ اگر ناپاک شد دستت چہ باک ست ٭

ایضاً نیز نصائح ثمانی آنکھہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے

عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے

آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہوسکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ

بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاے قرارت بیفکر جسکا اثر دل پر

نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے

لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باہمدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہین
باندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہئے
دل مین خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھہ مین حیا و بکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب جاتے رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی افزون شود
از ہشت چیز ۱ گر میسر میشود بای ۲ نظر کن ہر زمان ۳ بر زر و بر مصحف و شیخ
کبار و شاہِ عدل ۴ خطِ خوب حسنِ خوب ۵ سبزہ و آبِ روان ۶ رباعی
نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ ۱ از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ ۲ ترکِ اسباب
بہ ز جمع اسباب ۳ کز دولتِ فقر ہر گدا گرد شاہ ۴ العزیز نصائح تسا عی و
غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسایش جسم محبت مال ثنا پسندی
تحکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ ہیں نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری
نرمیِ قلب گذر پل صراط نجات دوزخ ہمسائیگی صالحین متصور ہے
زمین زبان حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر خوب
سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے واے تیرے حال پر ایک دن بیکس ہوکر

ایسا آئیگا کہ میرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا و شناسا بے تامل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پھرتا ہے اندر
اندھیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھہ پھرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھہ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی ہُو واندر رہ حق صاحب درد گردی ہُو روزان و شبان
بگرد مردان میگرد ہُو مرد گردی چو گرد مرد گردی الیعزیز النصائح عشار ای
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑھون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز جسکو دائما سچائی قناعت کے ساتھ صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوے شکم کے ساتھ غم خوف خدا کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم کے ساتھ علم نافع علم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب ہوتے ہیں وہی بندۂ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے مطلب بغیر غرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر توفیق کے دفعیۂ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ نہ بتلائے علم جسپر عمل نہ کیا جائے راے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا جائے مسجد جسمیں نماز نہ پڑہی جائے مصحف جسمیں تلاوت نہ کیجائے مال جسمیں زکوٰۃ نہ دیجائے گھوڑا جسپر سواری نہ کیجائے ۔ علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طول عمر جسمین زاد آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب
اچھا پیشہ ہے۔ تقوی اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسن اخلاق
اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تونگری ہے توفیق
اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار
جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالی کے
ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون
کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ
سخاوت۔ دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون
کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جواب جاہلان باشد خموشی
رباعی غم چند خوری ز کار نا آمدہ پیش کز رنج ست نصیب مردم دور اندیش
خوش باش جہان تنگ مکن بر دل خویش کز خوردن غم قضا نگردد کم و بیش

اے نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو
پہونچاویگا خدا تعالی تم سے راضی و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو مکرر اً
کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہان تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کیونکہ یہی
جال جنجال بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے
نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچتاؤگے پچتاؤگے ؎ یک نکتہ بس ست اگر شعور ست
ورنہ چو چراغ پیش کور ست ؎ خودبینی و خودنمائی ترا دو بند است و این یک سخن
من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھہ نہ
لیجانی چاہیئے الحمد للہ علی حلمہ بعد علمہ وعلی عفوہ بعد قدرتہ

تمام خواہشات سے دل پاک وصاف ہے اللہ بس باقی ہوس پھر بھی یہی
کہتا ہون کہ ہمیشہ امور مندرجۂ ہذا کی پابندی کا خیال مدنظر رکھکر اسکو اپنے
لئے کارنامۂ ہدایت بناوسگے تو انسان کامل بن جاوسگے اور دامن مقصد کو
گل کامیابی سے پُر کروگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤگے جو
فقیر اس وقت لیجارہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ٭ بخر جان من
ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقت زادن تو ٭ ہمہ خندان بدند
تو گریان ٭ آنچنان زی کہ بعد مُردن تو ٭ ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ٭ اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم ٭ امروز چو
پردہ پوشی من کردی ٭ یارب ندری پردہ من فردا ہم ٭ جناب امیرالمومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ
مَن قَالَ ٭ یعنی جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ علی اعلیٰ پر نظر رکھو ؎ تونگری بکمال ست
پیش اہل کمال نہ کہ بمال تا لب گور ست بعد ازان اعمال نہ من آنچہ شرط بلاغ ست
با تو میگویم نہ تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک درویش بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکرمند ہوں
؎ ہمیشہ بر لب فوارہ این سخن جاریست نہ کہ اوج مردم دنیا دولت
نگون ساریست نہ بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہیے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہونچتی ؎
اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال را این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است
ہائے ری دنیا سچ ہے جو کچھہ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا تُحَصِّلُ
اِلَّا بِالزُّوْرِ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُوْھَا کِلَابٌ ۃ ؎ بدنیا دل
نہ بندد ہر کہ مرد است ۃ کہ دنیا سربسر اندوہ و درد است ۃ بر و بار ی بگورستان
نظر کن ۃ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ۃ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
حدیث حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ۃ تیرا ہر فعل خواب و خیال ہے
وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۃ ؎ این جہان با کس وفاداری
نکرد ۃ داغ حسرت داد و غمخواری نکرد ۃ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا
پیدا کرنا ہے اسمین شک نہین کہ تو رباط ہے اقامت وثبات سے استقامت
ہے اسمین ایک ہی بات سے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہین اور
ایک ہی چیز بعض کی خوشی وشادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج و ملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھہ اوٹھا کر دیکھتا
نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
تو خانہ محبت و بیدادی ہے راندۂ جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز
تلخی ہے مہجورۂ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونۂ بایزید بسطامی ہے تو
چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل او راہل عزت
کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی ۔ تجھین
تین قبائح ہین محنت سے ہاتھہ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت
سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
امام الوقت نور اللہ تعالی مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرور توں سے
بڑھکر نہین کھانا[۱] پینا[۲] پہننا[۳] خوشبو[۴] جماع[۵] اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے
مین شہد پینے مین دودہ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
ہے ریشم کیڑے کی پیخال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پیخال دودہ کا پیشاب
ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدیں
نماید دل لبستگی رانشاید ــہ منہ دل بریں سرناپائدار کہ زسعدی ہمین یک سخن
یاد دار کہ مولانا ــہ چیست دنیا ہمچو حنظل اے لبیب کہ ظاہرش خوب است و در
باطن پلید کہ می نماید ظاہرش گر رنگ لوکہ زہر دارد لیک اندر باطن او کہ
باقی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے کہ جب تک جیے جئے جب
تک عمر رہے کہ رہ رو ہمیشہ چاہئے باندھے کمر رہے کہ دنیا وطن
نہیں کبھی آنکے بسر رہے ــہ ازہر چہ بمردگی جدا خواہی شد کہ زان ہ کہ بہ زندگی
جدا باشی از وکہ در صورتِ وفای حیاتِ مستعار و دم ناپائدار باقی پر آینده

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الہدیٰ اب اس دعا پر اس نامہ کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد ہوتا ہے فردا قیامت اگر تو عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد ہوتا ہے الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرمسار نکر رباعی روزیکہ بود اذا السماء انشقت وانم کہ بود اذا النجوم انکدرت من دامن تو بگیرم اندر عرصات گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یارب شدہ ام تنہ بیا مرز مرا شد روی دلم سیہ بیا مرز مرا در دا کہ بجز گنہ نکردم کاری بخشندہ ہر گنہ بیا مرز مرا فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند قسمی بمن رندپریشان بخشند گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

یَلُوحُ الخَطُّ فِی القِرطَاسِ دَهراً وَکَاتِبُهُ رَمِیمٌ فِی التُّرَابِ ؎

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید ٭ نویسندہ را نیست فردا امید ٭ ہر کہ بخواند دعا طمع دارم

زانکہ من بندہ گنہگارم ٭ حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است وبس ٭ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ٭ اَللّٰهُمَّ اَقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ

رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی

خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٭ تحریر فی التاریخ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۶ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم آثم پدر دعا گو

محمد عبد العزیز

عفی عنہ واحسن اللہ احوالہ وعاقبتہ آمین

خاتمہ نسخہ

مضی ما مضی اس علالت پُر ملالت مین وصایا خوبتر سے تمکو خبردار
١٣ ٢٦
کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ؎

قصد شہرت نبود جامی را لیکن ہمہ نظم آبدار نوشت بہر احباب بر صحیفۂ دہر شد
نکتۂ چند یادگار نوشت پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے

؎ دماغ ایسا نقاہت سے ہے لرزان بسان آسیا آب گردان ہو
غشا و جلد و اعصاب و رگ و پئے بہر اک جنجال بد مین مبتلا ہے کسی مین

کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت

پیر و مرشد کے چندروزہ فیض صحبت مین جو کچھ سُنا تھا گوش خورده
اثرے دارد تمھارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت کو
آتا ہے اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم بامسمّٰی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا لہذا دلِ فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اِسمین کوئی ایسی بات نہین ہے ولیکن سہ یک ہنرداری و ہفتاد عیب ای دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر تو اسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عبادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحبزادگان
بلند اقبال الموسوم عزیز الآخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم بامسمّٰی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آب زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھہ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
اُردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہو سکتے ہین
مبتدیون کے واسطے اِس مین علمی واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد منصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور مُلک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ وموعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانناکہ ایک طوفان ناولون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام دیگا جو دلچسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولون مین ہوتی ہے وہ پند و نصائح کی کتابون مین ڈھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم ہوتی ہے لیکن آل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ سے دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون کو راہ راست پر لاتی ہین اِس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری رائے مین ہر شریف شخص کے نزدیک اِسکا اک نسخہ رہنا اِسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور مذہبی وثوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر نہو اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا

ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونون جہان مین

خاطرخواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہین دیکھین کہ مذہب اسلام مین کیسی

اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست بازی

اسمین کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے

کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب

کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی

گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظر ان تمام تقاضون کے عالم رویا

خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعلقدار

مین بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہون لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم

پیر و مرشدم مدظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ؎ صبح پیری میدمد آخر دمے ہشیار شو

خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو ؕ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ تمت بالخیر والعافیۃ

اَلتقریظ سراپا تنویر سالکِ مسالکِ طریقت ہادی مراحلِ شریعت خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساربِ مسارب وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارجِ معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ عرفان پیرِ جوان سیدی و سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سیّد عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین پیر و مرشد ہر دوگانہ میری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی مین وہ باعثِ موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و مظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات مین ساری ہے جلوہ گر ہوجاے

ــــــہ گرچہ صد مرحلہ دور است زپیشِ نظرم ؎ وَجْهُهٗ فِیْ نَظَرِیْ کُلَّ غَدَاۃٍ وَعَشِیْ ؎ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلٰی

وَارِثِ حَالِہٖ سَیِّدِی سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ؏
بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھہ مدح
و ثنا لکھون لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُسی
صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیرِ حق سے معرض و رُو گرداں ہو اور ہمہ تن
محوِ جمال ذو الجلال ہو سُبحان اللہ لڑکون کو وصیت اِسطرح کی کہ اُنھین
محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینون کو علومِ معرفت سے
بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے
نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کے لئے
ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے
خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد
کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہٗ۔

از عالم با عمل جناب مولوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلیٰ آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ) ۱۳۲۶ھ طریقت کا خلاصہ شریعت کا لُب لباب ہے مسلمانوں کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا) ۱۳۲۶ھ اللہ تعالیٰ اِسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

قطعۂ تاریخ

طبعزادِ جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ | چون رقم زد عزیز البرایا
سالِ نیکو چہ نوشتہ احمد | دلکشا خوب نامہ وصایا

۱۳۲۶ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحبِ طبعِ سلیم منشی تہنیت علیخان صاحب تسلیم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر
ایک حالت پر نہین رہتا یہہ دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن مین تھے مزے
شام کو گلشن مین تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی گل جس شاخ پر
آج اوسمین ایک پتے کا نہین نام و نشان

جا بجا تھے وجد مین طاؤس رقصان جس جگہ
آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی
نام کو باقی نہین اوسکی کہین مستیان

کالی کالی کل جہان گھنگور چھائی تھی گھٹا
ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار
بلبلِ نالان وہان ہے آج سرگرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

بنتے تھے جو سلیمانِ زمانہ آپ کو
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

جامِ جم ہے اب نہ ہے آئینۂ اسکندری
قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولت طغرل کہان اور شان سلجوقی کدہر
اب نہ کچھہ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھہ اسکا نشان

دیکھی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین
موت کے پنجے سے پاسکتا نہین کوئی امان

کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار
ہان مگر رہتی ہین باقی بعد مردن نیکیان

سامنے میرے دہری ہے اک کتاب لاجواب
نیکیون کا آئینہ ہے اور مجسم خوبیان

ہے مرقع اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھہ کر
کانپنے لگتے ہین ڈر کے خوف کہاتے ہین جوان

آخرة کا اک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرة
اسکے اک اک حرف مین پنہان ہین سب نیکیان

مژدہ دیتی ہے گنہگارون کو توبہ کا کبھی
ہی ریاکارون کی طاعت پر کبھی نفرین کنان

پارساؤن سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبھی
کرنہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان

انتخاب بیمثال ایسا کبھی دیکھا نہین
بند کوزہ مین کیا ہے ایک بحر بیکران

اسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک
اسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جنان

انتخاب نسخہ دین مولوی عبد العزیز
متقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے — آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بارِ گران

کیون نہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب — یا خدا دنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مخاطب عبدِ رحمن احمد عبد الله سے — آپکے لختِ جگر دونون ہین اور آرامِ جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اس وصیت کا کہ قوم — لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھے حرزِ جان

بندہ پرور شاہِ آصف مہربان اوسکا وزیر — شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہِ آصف کا ہی سایہ سایۂ فضلِ خدا — شاد کی تدبیر سے ہی ملک سارا شادمان

علم کا چرچا ہی اور ذی علم پاتے ہین صلہ — ربع مسکون مین کہان ہے آج کل نصفِ جہان

شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی ہی قوی — ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رایگان

داخلِ تعلیم ہوگی یہہ کتابِ دلپذیر — قوم کی جاتی رہیگی غفلتِ خوابِ گران

گرچہ مین کیا اور میری رای کی وقعت ہی کیا — مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادِ صرصر سے ہے مرجھایا ہوا — ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

سخت جب یاد نہو تو کام کچھ آتا نہین — فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراطِ زمان

ایک دل اور اوسمین سو سو آرزوؤن کا ہی خون — ایک سر اور اوسمین سودے ہین ہزارون ہی نہان

بے سبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو — کچھ سمجھ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان

عمر بھر کی جان فشانی خاک مین سب ملگئی — اوسکے بدلے مین ملی ہین سیکڑون رسوائیان

دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے — بندگی مین رات دن جو جو اوٹھائین سختیان

کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا — میری محنت کے ثمر ہونگے نصیبِ دشمنان

تجھ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال — جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان

انبیا کے واسطے اور اولیا کے واسطے — اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین باعز و شان

آلِ احمد کے طفیل اور سب امامون کے طفیل — شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو رکھ شادمان

ہو کشاکش سے صمیمِ خستہ دل کو بھی نجات — اور مولف ہون تمناے دلی پر کامران

قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا — واہ واہ کیا بات ہی اے باکمالِ نکتہ دان

تمت

(بقلم کج مج رقم کمترین محمد حسین عفی عنہ امیدوار دفتر محاسب سرکار عالی)